السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وہ کوئی شرائط ہیں جن کی موجودگی میں انسان حج کا مکلف قرار پاتا ہے نیز کیا عورت کے لیے وہی شرائط ہیں جو مردوں کے لئے ہیں یا اس کے لئے کوئی اضافی شرط بھی ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حج، اللہ کی طرف سے صاحب حیثیت حضرات پر ایک اہم فریضہ ہے، اس کے فرض ہونے کی حسب ذیل پانچ شرائط ہیں:

اسلام: حج کرنے والا مسلمان ہو کیونکہ کسی بھی غیر مسلم کا حج صحیح نہیں۔

عقل: حج کی ادائیگی کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ انسان صاحب عقل و شعور ہو، دیوانہ یا پاگل نہ ہو۔

بلوغ: حج کرنے والا بالغ ہو، اگرچہ بچے کا حج بھی صحیح ہے لیکن بچپن کا حج، فرضیت حج سے کافی نہیں ہوگا۔ حدیث میں ہے: ''جس نے بچپن میں حج کیا پھر جب بالغ ہوگا تو اسے دوبارہ (صاحب استطاعت ہونے پر) حج کرنا ہوگا۔''[1]

آزادی: فرض حج کی ادائیگی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان کسی کا غلام نہ ہو بلکہ وہ آزاد ہو۔ اگرچہ غلام کا حج بھی صحیح ہے لیکن آزادی کے بعد اسے فرض حج دوبارہ کرنا ہوگا، جیسا کہ حدیث میں ہے: ''جس نے حج کیا پھر وہ آزاد ہوا تو اسے دوبارہ حج کرنا ہوگا۔''[2]

استطاعت: حج کے لئے انسان کا صاحب استطاعت ہونا بھی ضروری ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بندوں کے ذمے اللہ تعالیٰ کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا ہوگا بشرطیکہ وہ (مکہ مکرمہ) جانے کی استطاعت رکھتا ہو۔ [3]

استطاعت میں حسب ذیل تین چیزیں آتی ہیں:

بدنی لحاظ سے تندرست ہو، ایسا بیمار یا لاغر نہ ہو جو حج نہ کر سکتا ہو۔

گھریلو اخراجات کے علاوہ وہ مکہ مکرمہ آنے جانے اور وہاں رہائش، کھانے پینے کے اخراجات کا مالک ہو، قرآن کریم میں ''سبیلا'' سے مراد زاد راہ اور سواری ہے۔

جیسا کہ حدیث میں صراحت ہے۔

راستہ پُرامن ہو، جس میں اس کے مال اور جان و عزت کی حفاظت ہو۔

مذکورہ شرائط عورتوں کے لئے بھی ہیں، البتہ ان کے لئے ایک اضافی شرط یہ بھی ہے کہ اس کے ساتھ اس کا محرم موجود ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا تھا جس کا نام جہاد میں لکھا جا چکا تھا کہ ''تم اپنی بیوی کے ساتھ حج کرنے کے لئے جاؤ۔''[4]

اگر عورت صاحب استطاعت اور تندرست ہے لیکن اس کے ساتھ اس کا محرم نہیں تو وہ فرضیت حج سے مستثنیٰ ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] سنن البیھقی ص ۱۷۹ ج ۵۔

[2] مستدرک حاکم: ص ۴۸۱ ج ۱۔

[3] آل عمران: ۹۷۔

[4] صحیح البخاري، الجهاد: ۳۰۰۶۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث]

**جلد4۔ صفحہ نمبر:206**

محدث فتویٰ